نحمده، ونصلی علی حبیبه الکریم وعلی آله

واصحابه اجمعین .

امابعد! حدیث پاک میں ہے کہ سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک جنگ میں کافروں کے کچھ مرد کچھ عورتیں قیدی بنالئے گئے اُن میں سے ایک عورت کا شیر خوار بچہ گم ہو گیا اور وہ بے چاری اپنے بچے کی تلاش میں بے قرار ہو کر بھاگتی پھر رہی تھی کبھی ادھر کبھی اُدھر اور جب اس کو وہ بچہ مل گیا تو اس نے بچے کو اُٹھایا سینے سے لگایا اپنی چھاتیوں پر ڈالا اور اس بچے کو دودھ پلایا۔ یہ منظر دیکھ کر سید العالمین حبیب خدا ﷺ نے فرمایا: **اترون هذه المرأة طارحة ولدها فی النار .**

﴿صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۵﴾

یعنی اے میرے صحابہ تم یہ بتاؤ کہ یہ عورت اپنے اس بچے کو اپنے ہاتھ سے آگ میں پھینک سکتی ہے یہ سن کر

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ یہ عورت اس بچے کو ہرگز ہرگز آگ میں نہیں پھینکے گی ۔ یہ سن کر سید دوعالم رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ اس عورت سے بھی بڑا مہربان ہے وہ بھی اپنے بندوں کو آگ میں بلاوجہ نہیں پھینکے گا۔

﴿تنبیہ﴾ لیکن اگر بندے خود ہی دوزخ میں چھلانگیں لگادیں تو قصور کس کا؟

﴿سوال﴾

دوزخ میں چھلانگیں لگانا کیسے ہے؟

﴿جواب﴾

اس کا جواب رب تعالیٰ کے پاک کلام قرآن مجید سے دیا جاتا ہے قرآن پاک میں صاف صاف فرمایا دیا ہے: **فخلف من**

بعدھم خلف اضاعوا الصلاۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا. ﴿پارہ۱۶سورہ مریم﴾

یعنی اچھے لوگوں کے بعد برے لوگ پیدا ہوگئے کہ وہ نمازیں نہیں پڑھتے اور وہ خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں (وہ خواہشات کیا ہیں گندے گانے سننا، گندی فلمیں دیکھنا، ڈانس دیکھنا اور نامعلوم ٹیلی ویژن میں کیا کچھ آتا ہے) لہٰذا وہ دن دور نہیں جبکہ ایسے لوگوں کو دوزخ کی وادی غیّ میں پھینکا جائے گا۔

اور وادی غیّ کیا ہے وہ دوزخ میں ایسی وادی ہے کہ خود دوزخ اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہے (یا اللہ مجھے اس وادی غیّ کی گرمی سے بچا)۔

﴿دوزخ کیا ہے؟﴾

جب دوزخی دوزخ میں پھینکے جائیں گے اور جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے (اللہ تعالیٰ ہمیں جنتیوں میں سے کرے) تو

موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔ موت ختم ہو جائے گی پھر کسی نے مرنا ہی نہیں۔ اور (معاذ اللہ) دوزخی دوزخ میں جل جل کر ایک دوسرے سے کہیں گے چلو حضرت مالک علیہ السلام جو فرشتہ دوزخ کا سب سے بڑا حکمران ہے اس سے عرض کریں عرضیں کرتے رہیں گے اور وہ فرشتہ حضرت مالک علیہ السلام ایک ہزار سال کے بعد ان کی بات ہی سنے گا اور سخت ڈانٹ اور جھڑک کر فرمائے گا۔ اے بدنصیبو کیا کہتے ہو تو وہ بدنصیب دوزخی عرض کریں گے: لیقض علینا ربک. ﴿قرآن مجید﴾

یعنی اے مالک اپنے رب تعالیٰ سے کہو کہ وہ ہمیں موت دے دے (اور کچھ نہیں مانگتے) تو حضرت مالک علیہ السلام ان بدنصیب دوزخیوں سے ڈانٹ کر فرمائے گا: انکم ماکثون. یعنی دفع ہو جاؤ تم نے یہیں جلنا ہے پھر جب وہ حضرت مالک علیہ السلام کی

طرف سے مایوس ہو جائیں گے تو کہیں گے چلو رب تعالیٰ سے عرض کریں اور جب وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے کچھ بندے مسجدوں میں جا کر نمازیں پڑھتے اور دعائیں مانگتے تھے: **فاتخذتموھم سخریا** . یعنی اے بدنصیبو تم ان نمازیوں کے ساتھ ٹھٹھے کرتے تھے (یہ ملاں یہ مولوی یہ مسیتل) دیکھو وہ تو جنت میں عیش کر رہے ہیں لیکن تم نے یہیں دوزخ میں جلنا ہے۔ اور کہیں جا نہیں سکتے۔

﴿اپیل﴾ میرے مسلمان بھائی اُٹھ جاگ ہوش کر سچی توبہ کر لے پتہ نہیں کہ کب موت کا فرشتہ آجائے ۔موت کا فرشتہ نہ مجھے بتا کر آئے گا نہ تجھے بتا کر آئے گا۔

﴿واقعہ﴾

مجھے احباب نے بتایا کہ آج سے چالیس یا پچاس سال قبل

ایک معمولی سا آدمی تھا اس نے ایک چھوٹے سے مکان میں رہائش رکھ لی اور کاروبار شروع کر دیا اور اس کا کاروبار اتنا چلا اتنا چلا کہ وہ امیر ترین ہو گیا پھر جب پیپلز کالونی بنی تو اس نے اڑھائی کنال کا پلاٹ خریدا اور اس میں کوٹھی بنانا شروع کر دی کوٹھی بن گئی رنگ و روغن ہو گیا۔

﴿نوٹ﴾ ایک دن میں نے اس واقعہ کو مجمع میں بیان کیا تو اس بندے کا ایک رشتہ دار اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ اس کی کوٹھی پر اسیّ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا۔

الحاصل جب وہ کوٹھی بن گئی رنگ و روغن ہو گیا اور اس نے گھر کا سامان بھی کوٹھی میں بھیج دیا اور بولا کہ کل ہم اس کھلی کوٹھی میں جائیں گے تو عیش کی زندگی گزاریں گے لیکن جب وہ رات کو اسی چھوٹے مکان میں سویا تو وہیں موت کا فرشتہ آ گیا اور وہ سویا ہی رہ گیا اسے نئی کوٹھی میں ایک رات بھی

نصیب نہ ہوئی۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں   سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

اپیل

اے میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی میں خیر خواہی کے طور پر اپیل کرتا ہوں کہ اُٹھ جاگ ہوش کر اور سچی توبہ کر لے کہ آئندہ کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا ، کبھی گندے گانے ، ڈانس ، گندی تصویریں کبھی نہیں دیکھوں گا۔

اگر تو آج ہی سچی توبہ کر لے نمازیں پڑھے اور درود شریف کی کثرت کرے تو تیرے سارے گناہ معاف ہو جائیں اور تو سچا پکا جنتی مسلمان بن جائے گا قرآن مجید کا اعلان ہے: **الا من تاب و آمن وعمل عملا صالحا فاؤ لئک یبدل الله سیأ تهم حسنا ت وكان الله غفورا رحيما.** یعنی جو میرے حبیب کا امتی سچی توبہ کر لے اور سچا مومن بن کر نیک عمل کرے تو ہم اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی میں تجھے تیرے ناموس کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اٹھ جاگ ہوش کر اور سوچ کہ جب سے دنیا معرض وجود میں آئی ہے کیا کبھی کوئی بندہ سوا کفن کے کچھ ساتھ لے گیا ہے

اے میرے مسلمان بھائی تو تو ایسا دنیا کے کاموں میں مگن ہو چکا ہے کہ تجھے نماز پڑھنے کا وقت بھی نہیں ملتا۔

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے پندنامہ میں فرمایا:

بندگاں را سر بسر در خواب داں

گشت بیدار آنکہ اور فت از جہاں

یعنی سارے بندے خواب غفلت میں سوئے ہوئے ہیں اور جاگیں گے اس وقت جب موت کا فرشتہ آجائے گا۔

اور خواجہ شیخ بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مثنوی شریف میں فرمایا:

کاش کز بہر عدم خیز د پلنگ　　　تا تو خسپی تا حشر در گور تنگ

یعنی اے غافل انسان ٹھہر جا ابھی موت کا فرشتہ آنے والا ہے
تا کہ تو قیامت کے دن تک تنگ بند قبر کے اندر سویا رہے۔

ہر چہ مے بینی بگرداب جہاں

چوں حباب از چشم تو گردد نہاں

اے غافل انسان یہ جو تو جہان دنیا میں کوٹھیاں بنگلے، یہ محل ماڑیاں باغیچے وغیرہ دیکھ رہا ہے جب تجھے موت آئے گی یہ سب کچھ تیری نظروں سے یوں اوجھل ہو جائیں گے جیسے پانی کا بلبلہ مٹ جاتا ہے۔

ناگہ از گورت برآید ایں صدا

حسرتا واحسرتا واحسرتا

پھر تیری قبر سے آوازیں آئیں گی ہائے افسوس ہائے افسوس ہائے افسوس

نیز قرآن مجید میں ہے: **قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً. فیماترکت کلا.** یعنی جب غافل انسان قبر میں جاتا ہے تو رو رو کر کہتا ہے یا اللہ مجھے ایک بار دنیا میں بھیج تا کہ میں نیک بن کر

آؤں تو جواب ملے گا اے بندے ہر گز ہر گز نہیں ہو گا کہ تجھے دنیا میں دوبارہ بھیجیں۔

ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون . اوراب تیرے لئے قیامت کے دن تک عالم برزخ ہے اب تو اپنی کرتوتوں کے مزے چکھ۔ اے میرے عزیز ذرا علیحدہ بیٹھ کر سوچ کہ پھر وہاں کیا بنے گا۔ لہٰذا میری مؤدبانہ اپیل ہے کہ اُٹھ جاگ اور آج ہی سچی توبہ کر کے جنتی بن جا ورنہ جب موت کا فرشتہ آ جائے گا۔ پھر توبہ کی مہلت نہیں ملے گی۔

ویلا ای ہن جاگ کے کرلے نیک اعمال کمائیاں توں

حشر توڑی سوناوچ قبرے خاک تے کیڑیاں کھانا اے

لیکن ہائے افسوس ہائے افسوس کہ آج کے مسلمان کی مال اولاد اورزن وزر کی محبت میں وہی سوچ ہوگئی ہے جو کفار کی سوچ تھی۔

یعلمون ظاهرا من الحياة الدنياوهم عن الاخرة هم غفلون .

یعنی کافرلوگ صرف ظاہری دنیاوی زندگی کو ہی جانتے ہیں اور وہ

آخرت سے بے خبر ہیں۔

یوں ہی آج کا مسلمان ایسی غفلت کی نیند سو گیا ہے اور ایسا دنیا کی محبت میں مدہوش ہو گیا ہے کہ نہ اسے موت یاد ہے نہ قبر یاد ہے نہ حشر یاد ہے نہ حساب کتاب یاد ہے۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں: اگر انسان سو جائے تو وہ جھنجھوڑنے سے بیدار ہو جائے گا اور اگر وہ نشہ آور چیز کھا کر مدہوش ہو گیا تو جب تک اسے نشہ آور چیز کا نشہ نہ اترے وہ ہوش میں نہیں آئے گا یوں ہی ہمیں دنیا کی محبت کا ایسا نشہ چڑھ گیا ہے کہ ہمیں نہ تو قرآن وحدیث کی نصیحتیں بیدار کر رہی ہیں نہ کسی ناصح کی نصیحت کارگر ہو رہی ہے۔ ہم سب کچھ بھول کر اس بے وفا دنیا کی لذتوں میں اس کی عیاشیوں میں ایسے مدہوش ہو گئے ہیں کہ ہم بیدار ہونے کا نام ہی نہیں لیتے۔

تمثیل

ایک آدمی کسی جنگل میں جا رہا تھا اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک شیر نظر آیا جو کہ اس پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا اسے دیکھ کر اس مسافر کے طوطے اُڑ گئے اور کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں کہاں جاؤں۔ اچانک اسے ایک درخت نظر آیا اور وہ بھاگ کر اس درخت پر چڑھ گیا اور شیر نیچے آ کر

کھڑا ہو گیا اور پھر جب اس مسافر نے نیچے جھانکا تو اسے ایک پرانا غیر آباد کنواں نظر آیا جس کے کنارے پر وہ درخت کھڑا ہے اور اس کنویں میں ایک اژدھا ہے جو کہ منہ کھولے انتظار میں ہے کہ کب یہ انسان کنویں میں گرے اور میں اسے نگل جاؤں پھر اس نے دیکھا کہ اس درخت پر کچھ پھل لگے ہوئے ہیں نیز دیکھا کہ اس درخت کے پیڑ کو دو چوہے (ایک سیاہ ایک سفید) کتر رہے ہیں لیکن تھوڑا سا باقی ہے اور وہ درخت ابھی گرنے والا ہے لیکن اس احمق مسافر نے درخت کے پھل کو دیکھ کر کہہ دیا یار دیکھا جائے گا جو ہوگا ہم پھل تو کھائیں وہ پھل کھانے میں مشغول ہوا ہی تھا کہ چوہوں نے پیڑ کو کتر کر ختم کر دیا اور وہ درخت دھڑام سے گرا تو شیر نے اسے دبوچ لیا اسے چیڑ پھاڑ کر کے کچھ خود کھا لیا اور کچھ کنویں میں پھینک دیا اور وہ حصہ اژدھے نے نگل لیا۔

اس تمثیل کی تشریح یوں ہے کہ درخت انسان کی زندگی ہے اور شیر ملک الموت ہے کنواں قبر ہے اور وہ دو چوہے دن اور رات ہے دن سفید ہے اور رات سیاہ ہے۔اے غافل انسان یہ دونوں چوہے رکتے نہیں بلکہ تیری زندگی کے درخت کو کتر رہے ہیں بلکہ کتر چکے ہیں صرف چند گھڑیاں باقی

ہیں اور وہ پھل زندگی کی چہل پہل ہے لہٰذا اگر یہ دنیا کا مسافر عقلمند ہے تو
یوں ہرگز نہ کہے گا دیکھا جائے گا جو ہوگا ہم پھل تو کھائیں بلکہ اسے ایسا
بھیانک وقت دیکھ کر پھل کھانے کی طرف توجہ ہی نہ ہوگی بلکہ وہ تدبیر سوچے گا
کہ کیا کیا جائے ہاں ایسے نازک وقت میں وہی پھل کھانے کی طرف مشغول
ہوگا جو کہ پرلے درجے کا احمق اور بے وقوف ہوگا۔ یہی حال ہم احمقوں
دنیا داروں کا ہے۔ موت سر پر کھڑی ہے قبر ہمیں روزانہ یاد کرتی ہے۔
جیسے حدیث پاک میں ہے اے بندے غافل نہ ہو میں وحشت کا گھر ہوں
میں مٹی کا گھر ہوں۔ مجھ میں سانپ بھی ہیں بچھو بھی ہیں اور جب نیک آدمی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نیازمند امتی جس نے موت کو یاد رکھا اور یاد الٰہی
سے غافل نہ رہا جب وہ قبر میں جاتا ہے تو قبر اسے مرحبا اھلاً وسھلاً کہتی ہے اور
کہتی ہے کہ تو مجھ پر چلتا تھا تو تو مجھے بڑا ہی پیارا لگتا تھا۔ اب جبکہ تو مجھ میں
آگیا ہے اور میں تجھ پر مسلط کر دی گئی ہوں اب تو دیکھے گا کہ میں تیرے
ساتھ کیسا سلوک کرتی ہوں میں تیرے ساتھ ایسا سلوک کروں گی کہ تو ماں
کی گود بھی بھول جائے گا۔ پھر وہ قبر کھلنا (فراخ ہونا) شروع کر دیتی ہے
اور جہاں تک اس مرنے والے کی نظر جائے گی قبر کھل جاتی ہے اور پھر

قبر میں جنت سے ہر نعمت آجاتی ہے اور وہ مومن تا قیامت آرام وعیش کی برزخی زندگی گزار کر قیامت کے دن اپنے رب کریم کے دربار حاضر ہو کر جنتی انعام حاصل کرے گا لیکن جو غافل انسان موت کو بھول کر دنیاوی عیش وعشرت میں مگن ہو گیا، موت اور قبر اسے بھی روزانہ یاد کرتی ہے۔ اے بندے مجھ پر غافل ہو کر نہ چل میں وحشت کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں مجھ میں سانپ بچھو بھی ہیں اور جب غافل انسان مرجاتا ہے اور قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو قبر اس کو خطاب کرتی ہے اے بندے تو مجھ پر چلتا تھا تو تُو مجھے بڑا ہی برا لگتا تھا اب جبکہ تو مجھ میں آگیا ہے اور میں تجھ پر مسلط کر دی گئی ہوں تو اب تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر قبر اسے دبانا شروع کر دیتی ہے رسول مکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ مبارک کی انگلیوں سے گزار کر سمجھایا کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں سے یوں گزر جائیں گی اور پھر اس پر بے شمار سانپ اور بچھو مسلط کر دیئے جائیں گے جو کہ قیامت تک اسے ڈستے رہیں گے۔ ﴿العیاذ باللہ﴾

اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار . ﴿اوکما قال﴾

یعنی قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل

تو سمجھ غافل آدمی دنیا حیاتی بے وفا
جاگ دلا نہ ہواج غافل تو ایتھوں ٹر جانا اے
نازک بدن ملوک تیرا ایہ اج کل خاک سمانا اے
ویلا ای ھن جاگ کے کر لے نیک اعمال کمایاں توں
حشر توڑی سونا وچ قبرے خاک تے کیڑیاں کھانا اے

آپ کی دعاؤں کا محتاج آپ کا خیر خواہ

ابو سعید **محمد امین** غفرلہ محمد پورہ فیصل آباد

اپریل 2015ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وزکر فان الذکری تنفع المؤمنین

تیسرا ایڈیشن

نیا نصیحت نامہ

از

ابو سعید محمد امین غفرلہٗ ولوالدیہ

میں نے نیا نصیحت نامہ اس لئے لکھا ہے

کہ ایک نصیحت نامہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے

ناشر

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد فون: 041-2602292